حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کی مشہور تصنیف

انفاس العارفین

مترجم

علامہ حکیم محمد اصغر اطہر فاروقی

نوری بک ڈپو داتا دربار ○ لاہور

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی

انفاس العارفین

نوری بک ڈپو لاہور

انفاس العارفین

از شاہ ولی اللہ محدث دہلوی

تقدیم

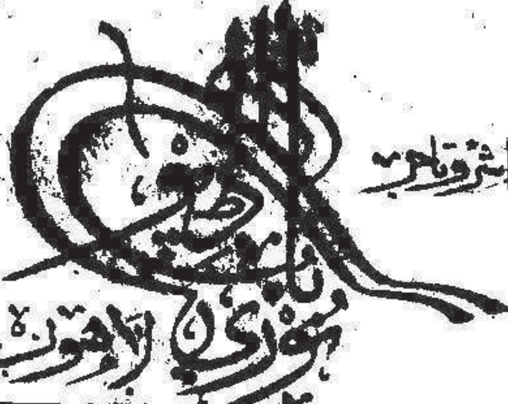
راجہ رشید محمود ایم اے ماہر مضمون اردو
پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ

ترتیب و ترجمہ

حضرت علامہ حکیم محمد اصغر اطہر فاروقی مدظلہ العالی

نوری بک ڈپو۔ لاہور





ناشر و تاجر

آر۔ آر پرنٹرز لاہور

مرکزی دفتر: معصوم منزل، اسلام گنج۔ لاہور
مرکز فروخت: بازار داتا صاحب۔ لاہور

پس اللہ تعالیٰ کا ممکنات کے ساتھ علم اس کے علم بذاتہٖ میں سمویا ہوا ہے۔ اس حقیقت سے کہ اس سے کوئی چیز خارج نہیں ہوتی، اوصاف انتزاعیہ کا اپنے موصوفات کے ساتھ حال بھی تجھے اس کے سمجھنے میں مدد دے گا۔ انتزاعی اوصاف بھی وجود رکھتے ہیں جو آثار سے مرتب ہونے پر وجود خارجی کے مقابل پائے جاتے ہیں اور یہی منشاء اتصاف ہوتا ہے اور اسی بناء پر موصوف اور صفات میں امتیاز قائم کیا جاتا ہے۔

اور علم تفصیلی اور وہ موجودات خارجیہ اور صور ذہنیہ، علوی اور سفلی کا علم حضوری ہے پس غور و فکر کرو شاید یہ اہم مسئلہ خالی الذہن ہو کر باریک بینی سے اور زیادہ واضح ہو جائے ہم نے تعلیقات شرح تجرید میں اس کی مزید تفصیل بیان کی ہے۔

حضرت والد ماجد کے واقعات کشف اسولح اور اس سے متعلقہ حالات

فرمایا کرتے تھے میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک جماعت حق تعالیٰ کے دیدار کے لئے بعالم بھاگ چلی جا رہی ہے۔ میں بھی اس جماعت میں ہوں ایک پاک مصفا جگہ آئی اور عصر کی نماز کا وقت ہو گیا۔ ان تمام لوگوں نے مجھے اپنا امام بنایا جب نماز ختم ہو گئی میں اس جماعت کی طرف متوجہ ہوا اور پوچھا تم یہ تمام کوشش کس کی طلب میں کر رہے ہو انہوں نے کہا حق تعالیٰ کی طلب میں۔ میں نے کہا میں وہی تو ہوں جس کی طلب تم کرتے ہو انہوں نے اٹھ کر میرے ساتھ مصافحہ کیا۔ راقم الحروف (ولی اللہ) کہتا ہے کہ اس قسم کی خواب کبھی حق تعالیٰ کی اعانت سے تصرف فی الخلق کے مقام کی بشارت دیتی ہے اور کبھی ایسا دعویٰ اس وقت کرتا ہے جب وہ فنا فی التوحید ہوتا ہے۔

فرماتے تھے کہ ایک مرتبہ میں نے حق تعالیٰ سے تحقیق و تجدد امثال کی طلب کی مجھ پر ایک حالت طاری ہو گئی کہ میں نے خود کو قیوم عالم دیکھا اور عالم کے ہر ذرہ کا اپنے ساتھ ربط و تعلق مشاہدہ کیا کہ اگر وہ منقطع ہو جائے تو لاشئی محض ہو جائے۔

فرماتے تھے ایک رات میں نے خواب میں دیکھا کہ گویا حضرت حق سبحانہٗ تعالیٰ میرے

گھر تشریف لائے ہیں، میں گھر کی تنگی سامان کی بے ترتیبی اور تمام وہ حالات جو بزرگوں کی موجودگی میں نامناسب ہیں۔ سے خجل اور شرمندہ ہوں لیکن اس طرف سے بے انتہا لطف وکرم مبذول ہوتا ہے۔ علی الصباح اتفاقاً حافظ عبداللطیف کے گھر گیا۔ انہوں نے مجھے گھر کے اندر بٹھایا پھر گھر کی تنگی سے حیا وخجالت کا اظہار شروع کر دیا۔ میں نے کہا آج رات میں نے حضرت حق سبحانہٗ وتعالیٰ کو دیکھا۔ میں بھی اس طرح عرق ندامت میں غرق تھا اور اس طرف سے بے انتہا لطف وکرم کا اظہار ہوتا رہا۔ راقم الحروف ولی اللہ کہتا ہے کہ یہ واقعہ بھی حق تعالےٰ کی مدد سے مخلوقات میں تصرف پر دلالت کرتا ہے کیونکہ اس واقعہ میں حق پر دلالت کرنے والا خود حق کی صورت میں ظاہر ہوا۔

فرق مراتب

فرماتے تھے مجھے بعض درویشوں کے متعلق تردد تھا کہ وہ حق سبحانہٗ وتعالیٰ کی بارگاہ میں کیا مقام رکھتے ہیں۔ خواب میں میں نے تجلیات سے ایک تجلی دیکھی گویا حضرت حق حسن صورت میں متمثل ہوتے ہیں اور چہرہ پر برقعہ ہے۔ میرے اور اس کے درمیان مسافت ہے۔ جب اس کے جمال پاک کا مشاہدہ ہوا' دل بے قرار ہوگیا میں اس کے قرب کا خواہشمند ہوا وہ اس خیال سے آگاہ ہوگیا اور قدرے نزدیک ہوگیا۔ اس وقت آتش شوق اور زیادہ بھڑک اٹھی اور قرب کی خواہش بڑھ گئی۔ وہ اس خیال سے بھی مطلع ہوا میرے نزدیک آگیا۔ میں برقعہ کے وجود سے تنگ آگیا میری آرزو ہوئی کہ وہ بھی اُٹھ جائے۔ فرمایا یہ برقعہ باریک ہے حسن سے حسن منعکس ہوتا ہے۔ میں نے کہا یہ بھی تو آخر حجابات میں سے ایک حجاب ہے۔ اس نے اسے بھی اٹھا دیا۔ پھر فرمایا بعض سالکین کو پہلا مرتبہ حاصل ہے خاص سالکین کو دوسرا اور اخص الخواص کو تیسرا مرتبہ حاصل ہے۔ فلاں کے پاس ان تین میں سے کوئی بھی نہیں۔

فرماتے تھے ایک مرتبہ طبیعت میں بڑا انقباض تھا۔ میں نے خواب میں زیورات سے خوبصورت عورت کی شکل میں تجلی دیکھی جو آہستہ آہستہ میرے نزدیک آتی تھی۔ اور میری آتش شوق زیادہ سے زیادہ بھڑک رہی تھی۔ آخر کار معانقہ کیا اور میرے ساتھ ایک ہوگئی میں نے خود کو بعینہٖ وہی حسینہ دیکھا اور وہ تمام زیورات اپنے جسم پر مشاہدہ کئے انبساط اور

سرور حاصل ہوا اور وہ انقباض جاتا رہا۔ راقم الحروف ولی محمد کہتا ہے کہ یہ واقعہ بھی حصول مقام توحید پر دلالت کرتا ہے اور یہ اسی کا شعبہ ہے۔

فرماتے تھے میں نے خواب میں دیکھا کہ اسماء الٰہیہ مثل حی علیم و سمیع اور بصیر آفتاب و ماہتاب کی مانند روشن دائروں کی صورت میں میرے لئے متشکل ہوتے یکے بعد دیگرے طلوع اور غروب ہوتے تھے۔ پھر فرمایا بسیط سے سب سے زیادہ شکل دائرہ کی ہے اس لئے ان میں متمثل ہوتے۔

توسیع اوقات

فرماتے تھے ایک روز میں عصر کے وقت مراقبہ میں تھا مجھے غیبوبت حاصل ہوئی اس وقت کو مجھ پر چالیس ہزار سال کے برابر وسیع کر دیا اور اس مدت میں ابتداءِ خلقت سے قیامت کے روز تک کے احوال وافعال تمام ظاہر کئے۔ کاتب کا گمان ہے کہ ان کلمات کے ذیل میں یہ بھی فرمایا کہ لا الٰہ الا اللہ کے حروف کی مسافت اتنے ہزار سال تھی۔

فرماتے تھے مجھے خواب میں دو اشخاص دکھلائے ایک ذکر حق میں مستغرق اسے حق کے علاوہ کسی طرف کوئی التفات نہیں اور نہ ہی اپنی ذات کی طرف اور دوسرا اس سے اکمل اور اتم اور وہ اس کے باوجود اپنا اور دوسری دنیا کا شعور رکھتا تھا اور ظاہری اور باطنی آداب سے بھی پورے طور پر آراستہ تھا۔ اس وقت مجھے الہام ہوا کہ اول ذات حق میں فانی ہے اور دوسرے کے حال کو آیۂ کریمہ فلنحیینہ حیوۃ طیبہ ظاہر کر رہی ہے۔ فرماتے تھے کہ ایک مرتبہ مجھے مکمل بے خودی اور فنا حاصل ہوئی۔ میں نے دیکھا کہ حق سبحانہ وتعالےٰ نے فرشتوں کو حکم دیا کہ میرے فلاں بندے کو تلاش کرو۔ انہوں نے زمین میں تلاش کیا وہ نہ ملا۔ آسمانوں میں تلاش کیا اسے نہ پایا۔ بہشت میں جستجو کی نہ ملا۔ پس حق سبحانہ وتعالیٰ نے خطاب فرمایا۔ کہ جو شخص مجھ میں گم ہو گیا وہ زمین و آسمان اور جنت میں نہیں مل سکتا۔

فرماتے تھے ایک رات خواب میں میں نے جنت کو دیکھا گویا کہ میں اس کے وسط میں کھڑا ہوں اور اس کی حور و قصور کو دیکھ رہا ہوں، اس وقت میرے دل میں خیال آیا ہم نے تو حور و قصور کو دل سے نکال دیا تھا اور حضرت حق سبحانہ وتعالیٰ کی طلب میں یک جہت ہوتے یہ کیا ہوا کہ اس جگہ مقصود حقیقی دکھائی نہیں دیتا۔ تمام حور و قصور ہیں۔ اس وقت مجھ پر گریہ وزاری

نے غلبہ کیا وہاں کے باشندے آتے تھے اور اپنے دامن یا آستین میں مجھے لیتے تھے اور کہتے تھے یہ خوشی و مسرت کی جگہ ہے۔ گریہ و غم کی جگہ نہیں ہے میں سختی سے دامن جھٹک دیتا تھا اور ان سے اعراض کرتا تھا۔ آخر کار انہوں نے کہا ہم تجھے منصور و تیرے معبود کی قسم دیتے ہیں۔ ہمیں بتلایئے۔ رونے کا سبب کیا ہے۔

میں بے چین ہو گیا۔ میں نے ان اسرار میں سے کچھ بیان کیا۔ اسی وقت حق سبحانہ و تعالیٰ نے الہام کیا کہ تو نے ہماری کتاب میں نہیں پڑھا کہ کانت لھم جنت الفردوس نزلا نزل وہ ہے جو مہمان کے لئے تیار کرتے ہیں تاکہ وہ اس پر بیٹھے۔ پھر اس کی ضیافت کا ذکر کرتے ہیں پس تو اس قدر گریہ زاری کیوں کرتا ہے۔ سید نور علی بیان کرتے ہیں کہ ایک رات میں بیٹھا ہوا تھا اور دل کو حضور میں مشغول رکھے ہوئے تھا۔ اسی اثنا میں ایک سیاہ شخ تاریکی میں ظاہر ہوا۔ میں نے سمجھا جن ہے جو مجھے تکلیف پہنچائے گا۔ میں قوی ہمت کے ساتھ اس کی طرف متوجہ ہوا۔ میں اسے ہلاک کرنا چاہتا تھا۔ وہ اسی ہمت کی طرف سے مجھ پر حملہ آور ہوا اور میرے دل کو گھیر لیا میں پریشان ہو گیا اور اطمینان کلی طور پر جاتا رہا۔ ہر لحظہ وہ مجھ پر غالب آتا تھا۔ کفر و فسق اور معتقدات اسلامیہ میں شک کی دعوت دیتا تھا۔ اس سلسلہ میں حضرت والا سے استمداد کی دوبارہ میری طرف متوجہ ہوئے۔ انہیں اس عبارت کا الہام ہوا۔ و العشق حالات عجیبہ وغریبہ وطریقہ مخسوفۃ وعظیمۃ ؎

ما پروریم دشمن و مامی کشیم دوست　　جرأت کسے کہ جرح کند در قضائے ما

(ہم دشمن کی پرورش کریں یا دوست کو قتل، ہمارے فیصلہ پر کون جرح و تنقید کر سکتا ہے)

کبھی بالمواجہ عتاب کرتے ہیں اور کبھی بالموافقت شراب دیتے ہیں۔ اگر یہ نہ کریں تو لوازم عشق باقی نہیں رہتے اور اگر وہ نہ کریں تو حیات مطلق باقی نہیں رہتی۔ یفعل اللہ ما یشاء وھو العلیم الحکیم (اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے وہ علیم و حکیم ہے) انہیں یہ بھی الہام ہوا کہ ان مصائب کو دور کرنے کے لئے اس دعا سے تمسک کرنا چاہیئے یا لطیف ادرکنی بلطفک الخفی اور درود شریف بکثرت پڑھنا چاہیئے۔

مقام اولیاء اس فقیر (ولی اللہ) نے شیخ فقیر اللہ جو حضرت والد کے پرانے خادم

نے غلبہ کیا وہاں کے باشندے آتے تھے اور اپنے دامن یا آستین میں مجھے لیتے تھے اور کہتے تھے یہ خوشی و مسرت کی جگہ ہے۔ گریہ و غم کی جگہ نہیں ہیں سختی سے دامن جھٹک دیتا تھا اور ان سے اعراض کرتا تھا۔ آخر کار انہوں نے کہا ہم تجھے منصور و تیرے معبود کی قسم دیتے ہیں ہمیں بتلائیے۔ رونے کا سبب کیا ہے۔

میں بے چین ہو گیا۔ میں نے ان اسرار میں سے کچھ بیان کیا۔ اسی وقت حق سبحانہ و تعالیٰ نے الہام کیا کہ تو نے ہماری کتاب میں نہیں پڑھا کہ کانت لھم جنت الفردوس نزلا۔ نزل وہ ہے جو مہمان کے لئے تیار کرتے ہیں تاکہ وہ اس پر بیٹھے۔ پھر اس کی ضیافت کا ذکر کرتے ہیں پس تو اس قدر گریہ زاری کیوں کرتا ہے۔ سید نور علی بیان کرتے ہیں کہ ایک رات میں بیٹھا ہوا تھا اور دل کو حضور میں مشغول رکھے ہوئے تھا۔ اسی اثنا میں ایک سیاہ شخص تاریکی میں ظاہر ہوا۔ میں نے سمجھا جن ہے جو مجھے تکلیف پہنچائے گا۔ میں قوی ہمت کے ساتھ اس کی طرف متوجہ ہوا۔ میں اسے ہلاک کرنا چاہتا تھا۔ وہ اسی ہمت کی طرف سے مجھ پر حملہ آور ہوا اور میرے دل کو گھیر لیا میں پریشان ہو گیا اور اطمینان کلی طور پر جاتا رہا۔ ہر لمحہ وہ مجھ پر غالب آتا تھا۔ کفر و فسق اور معتقدات اسلامیہ میں شک کی دعوت دیتا تھا۔ اس سلسلہ میں حضرت والا سے استمداد کی دوبارہ میری طرف متوجہ ہوئے۔ انہیں اس عبارت کا الہام ہوا۔ و العشق حالات عجیبه و غریبه و طریقه مخسوفة و عظیمة ؂

ما پروریم دشمن و ما می کشیم دوست   جرأت کسے کہ جرح کند در قضائے ما

(ہم دشمن کی پرورش کریں یا دوست کو قتل، ہمارے فیصلہ پر کون جرح و تنقید کر سکتا ہے) کبھی بالمواجہ عتاب کرتے ہیں اور کبھی بالموافقت شراب دیتے ہیں۔ اگر یہ نہ کریں تو لوازم عشق باقی نہیں رہتے اور اگر وہ نہ کریں تو حیات مطلق باقی نہیں رہتی۔ یفعل اللّٰہ ما یشاء وھو العلیم الحکیم (اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے وہ علیم و حکیم ہے) انہیں یہ بھی الہام ہوا کہ ان مصائب کو دور کرنے کے لئے اس دعا سے تمسک کرنا چاہیئے یا لطیف ادرکنی بلطفك الخفی اور درود شریف بکثرت پڑھنا چاہیئے۔

مقام اولیاء اس فقیر (ولی اللہ) نے شیخ فقیر اللہ جو حضرت والد کے پرانے خادم

ہیں اور اس قصہ میں حاضر اور قاصد ہے ہیں سے سنا ہے کہ محمد فاضل کے رشتہ داروں میں سے ایک عورت رابعہ نامی کے بچہ پیدا نہیں ہوتا تھا اس کے متعلق حضرت والا سے استمداد کی انہوں نے دعا فرمائی اور توجہ دی لڑکا پیدا ہوا جب وہ سات ماہ کا ہوا اس کا نزع کا وقت آگیا۔ اس وقت حضرت والد اکبرآباد میں تھے۔ اسی وقت حق سبحانہ وتعالیٰ نے اس کے دل میں الہام ڈالا کہ یہ شخص جو تمہارا متوسل تھا اس کا آخری وقت آگیا اس کے عوض۔ تمہیں بہت زیادہ اجر عطا فرمایا ہے محزون و متالم نہ ہو اور اس فکر میں نہ رہ پھر افاقہ ہو گیا۔ بہت متامل ہوئے کہ وہ متوسل کون ہے۔ دوبارہ منکشف ہوا کہ وہ رابعہ کا لڑکا ہے جو فلاں وقت میں فوت ہو گیا۔ حضرت والد نے انہیں کو بھیجا تاکہ محمد فاضل کو اس قصہ سے آگاہ کرے اور مراسم تعزیت بجالائے۔ محمد فاضل نے اس واقعہ کو مع وقت و تاریخ کے کاغذ پر نوٹ کر لیا۔ ایک ہفتہ کے بعد خط پہنچا جو بے کم و کاست اس کے موافق تھا۔

بدعتی کی صحبت

فرماتے تھے میں نے ایک صاحب کشف بزرگ کے حالات سنے تھے میں نے اس سے استفادہ کرنے کا ارادہ کیا میرے دل میں یہ بات ڈالی گئی کہ وہ بدعتی ہے۔ اس کے گھر میں نہیں جانا چاہیئے۔ میں نے اس خیال کو جھٹک دیا۔ دوسری بار یہی خیال میرے دل میں ڈالا گیا۔ میں نے پھر اسے ذہن سے نکال دیا اور جانے کے لئے اٹھا۔ پتھر، لکڑی، کیچڑ اور پانی کسی سبب کے بغیر میرا پاؤں پھسلا میں گر پڑا۔ اور مجھے سخت چوٹ آئی۔ مجھے الہام ہوا کہ اگر پہلے خیال کی اتباع کرتا اس قدر تکلیف تمہیں نہ پہنچتی۔

حضرت والد فرماتے تھے مجھے الہام ہوا ہے کہ تمہارا سلسلہ قیامت تک جاری رہے گا

حضرت والد فرماتے تھے کہ ایک مرتبہ مجھے اجمالاً بتایا گیا کہ آج تمہیں ایک نعمت ملے گی۔ میں سیر کے لئے نکلا شہر کے ایک حصہ میں میرے دل نے گواہی دی کہ تیرا مطلوب اس جگہ ہے میں نے پوچھا یہاں کوئی درویش یا فاضل شخص ہے۔ لوگوں نے کہا ہاں فلاں درویش اس جگہ رہتا ہے میں اس کی ملاقات کے لئے گیا۔ اس نے کہا حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کا جبہ مجھے تبرک ملا ہے اور آج رات مجھے حکم ہوا ہے کہ آج جو شخص تمہارے پاس آئے یہ تبرک اس کو

سے دو میں نے وہ جبہ لے کر خدا تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔ ایک بار تعیین قبلہ میں گفتگو شروع ہو گئی والد ماجد نے فرمایا ہم جو کچھ چشم وجدان سے مشاہدہ کرتے ہیں اس کے مطابق عمل کرتے ہیں، ہمیں اس طرف رخ کر کے کھڑا ہونا چاہیئے اور بائیں طرف قدرے پھر گئے۔

خاصیت ذکر اسم ذات

فرماتے تھے میں اسم ذات کا ذکر کر رہا تھا میں نے بعض ملائکہ کو دیکھا کہ میرے گرد بیٹھے ہوئے تسبیح و تقدیس اور تحمید و تکبیر میں مشغول ہیں میں نے انہیں کہا کہ میرے اور زیادہ قریب آ جاؤ اور میرے ساتھ ذکر میں شریک ہو جاؤ۔ انہوں نے کہا ہم تمہارے نزدیک آنے اور ذکر میں شامل ہونے کی طاقت نہیں رکھتے۔

فرماتے تھے ابتدائی حالات میں بازاری لوگوں کی آوازیں مجھے اسم ذات کی صورت میں سنائی دیتی تھیں۔ ایک مرتبہ میں نے نیا جوتا پہنا۔ چلتے وقت اس سے آواز پیدا ہوتی تو میں جل جلالہ کہتا لوگ حیران ہوتے تھے۔

فرماتے تھے ایک مرتبہ میں پھلت میں تھا مجھے ایک درجہ دکھایا گیا کہ یہ مقام اس شخص کا ہے جو آج تمہاری بیعت کرے گا۔ اس دن ایک عورت بیعت کے لئے تیار ہوئی اور شرینی وغیرہ بھی جیسا کہ دستور ہے مہیا کی۔ مجھے حیرت ہوئی کہ یہ عورت اس درجے کے لائق نہیں زیادہ وقت نہیں گزرا تھا کہ اسے عورتوں کا عارضہ ہو گیا اور یہ دولت حاصل نہ کر سکی، ایک دوسری صالحہ عورت نے وہ تمام چیزیں اس سے خرید لیں اور بیعت کی۔

شرف اقتدار

فرماتے تھے کہ ایک دفعہ عصر کی نماز کا وقت ہو گیا میرے دل میں یہ بات ڈالی گئی کہ آج اس نماز میں جو شخص تیری اقتدا کریگا وہ بخشا جائیگا۔ جماعت میں ایک شخص تھا جس کے متعلق میرا دل گواہی دیتا تھا کہ وہ ایسا نہیں ہے جب تکبیر کہی گئی تو اتفاقاً اس کا وضو ٹوٹ گیا جب وہ واپس آیا تو ہم نماز سے فارغ ہو چکے تھے۔ ایک دوسرا اجنبی شخص آیا اور وہ نماز میں شریک ہو گیا۔

فرماتے تھے ابتداء میں میرا ارادہ ہوا کہ مسلسل روزے رکھوں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف متوجہ ہوا تو میں نے دیکھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ایک